www.abdulhaq.info/articles/hinduism/

Paigham Sulh, 20 May 1917

تحقیق الادیان

ویدامرت

(از جناب مولوی عبدالحق صاحب ودیارتھی)

یوم تقوم الساعۃ یومئذٍ یخسر المبطلون۔ وتریٰ کلّ امّۃٍ جاثیۃ۔ کلّ امّۃ تدعیٰ الیٰ کتابھا الیوم تجزون ما کنتم تعملون ۰

اُس انسان کی بے بصیرتی پر افسوس جو آفتاب صداقت کی شعاعوں کو ظلمت کے پردوں میں چھپانا چاہتا ہے۔ اور زبان حقیقت کی رمز فروش صداؤں کو ہنگامۂ ادعاء و تخئیل میں گم کر دینے کی سعی ناروا میں ہے۔ اور وہ چہرۂ اصلیت کو نقاب ہائے توجیہہ و تعلیل اور پردہ ہائے تفسیر و تشریح سے مستور کرنے کی فکر میں ہے۔ امر معلوم سے تجاہل برتتا ہے۔ اصلیت سے اِبا کرتا ہے یقین کا معترف نہیں۔ اُس بدبخت انسان کو کہہ دو کہ آفتاب صداقت کا نور ظلمت کے پردوں سے پھُوٹ کر نکلیگا۔ فیصلے کی گھڑی سر پر کھڑی ہوگی۔ باطل پرست خائب و خاسر ہونگے۔ جب ہر ایک کو اُس کی کتاب کی طرف دعوت دی جائیگی۔ کہ وہ اپنے تمام دعاوی کو اپنی کتاب سے ثابت کر دکھائے۔ تو تُو دیکھیگا کہ ہر ایک باطل مذہب حقیقت کے سامنے سرنگون ہوگا۔ ندامت سے گھٹنوں کے بل گر جائیگا۔ الیوم تجزون ما کنتم تعملون ۰

بیسویں صدی کے دیدہ فریب اور محیر العقول عجائبات میں سے سوامی دیانندجی کا ویدبھاشیہ (ویدوں کا ترجمہ) بھی اپنی وضعیت کی ایک ہی ایجاد ہے۔ سوامی جی نے جو گلکاری ویدمقدس کی زمین پر کی ہے۔ اس کا رنگ امتداد زمانہ سے خود بخود اُڑتا چلا جاتا ہے۔ باینکہ خود ویدوں کی ارض مقدس اُن اجزاء سے یکسر خالی ہے۔ جو اُس گلزار کی بقاء کے لئے ضروری اور لابدی ہیں۔ کہ وید مقدس بذات خود ایک دیوار قہقہہ ہے۔ اور سوامی جی کا بھاشیہ زعفران زار جو دیوار پر قائم نہیں رہ سکتا۔ پروفیسر میکسمولر نے کیا اچھا کہا کہ دیانندجی کی تاویلوں کا چراغ مغربی ہوا کے پہنچنے پر خود بخود گل ہو جائیگا۔

بایں ہمہ ہمارے آریہ دوست دیانندجی کے بھاشیہ کو الہام سے کم نہیں سمجھتے۔ اور جب کبھی ویدمقدس کے لالہ زار میں سے کسی بچھُوا کو پیش کیا جاتا ہے۔ تو جھٹ دیانندجی کا بھاشیہ پیش کر دیتے ہیں۔ کہ سوامی جی نے یوں لکھا ہے۔ اور ادھر سوامی جی ہیں کہ تاویلوں کی بھرمار سے مطلب خبط کئے دیتے ہیں۔ مولینا ابورحمت نے کہیں رگوید منڈل ۴ سوکت ۱۹ منتر ۹ کو پیش کرکے اُس کے لفظی ترجمے سے کسی کنواری کے بیٹے کا مرکر جی اٹھنا ثابت کر دیا تو ہمارے پُرانے دوست خوشحالچند جی ایڈیٹر آریہ گزٹ بجائے خوش ہونے کے ہم بے بستی ہوکر ویدمقدس کے اندرجی مہاراج کی طرح آپے سے باہر ہوگئے۔ اور اندھادھند وِرتر (اندر کا خاص ہتھیار) چلانے لگ گئے۔ اور جس طرح جناب اندر (آریوں کے پرمیشور) نے حسب روایت رگوید منڈل اول سوکت ۱۱ منتر ۷۔

मायाभिरिन्द्र मायिनं त्वं शुष्णमवातिरः

(ترجمہ)۔ اے اندر تو نے مکار شوشنا کو مکر سے قتل کیا' غریب شوشنا کو فریب سے قتل کیا۔ اسی طرح فریب کا ورتر لیکر غریب ابورحمت کے سر ہوگئے۔ پہلے تو سوامی جی کی سنت کے مطابق مسلمانوں کو اور مسلمانوں کے خدا کو گالیاں دیں۔ مسلمانوں کو مکار اور مسلمانوں کے خدا کو مکاروں کا مکار کہا۔ جب غصّہ ذرا ٹھنڈا ہوا۔ تو اصل اعتراض کے جواب میں سوامی جی کا بھاشیہ نقل کر چمپت ہوگئے۔ نرکت کا صرف نام لیکر رہ گئے۔ غصّہ میں اتنا نہ ہوسکا کہ نرکت نے جو ترجمہ اس منتر کا کیا ہے۔ اُسکو بھی دیکھ لیں کہ اس میں دیانندجی کے ترجمے کی تائید کہاں نکلتی۔ بلکہ وہی اگرو (کنواری) اور دیمک کی بانبی کا ذکر ہے دیکھو نرکت ۳ کھنڈ ۲۰۔

वम्रीभिः पुत्रमग्रुवो अदानम् (ومری) یہ دیمک کا نام ہے)..... دیمکوں سے کھائے گئے اگرو (کنواری) کے بیٹے کو بانبی سے نکال لایا۔ تعجب ہے کہ یہاں مُنی یاسک جیسا عظیم الشان انسان تو اُس کو اگرو کا بیٹا لکھتا ہے اور ساینا چاریہ جیسا فاضل

अग्रुनाम काचित् स्त्री اگرو عورت تھی۔ (نامی وہ مشہور تھی (ہم اُسے Holy Virgin کے نام سے)) اور ایڈیٹر آریہ گزٹ ہیں کہ ہمیں دیانندجی کی سب سے نرالی تاویلیں منظور ہیں۔ خیر یہ تو ہمارا فرض تھا جو بحمد اللہ ادا ہوا۔

اب ہمیں گلزار ویدیہ میں سے ایک اور پھول پیش کرنا ہے۔ ملاحظہ ہو رگوید منڈل اول سوکت ۲۷ منتر ۱:-

अश्वं न त्वा वारवन्तं वन्दध्या अग्निं नमोभिः सम्राजन्तमध्वराणाम्

(ترجمہ) اے اگنی والا جاہ ہم تیری اس طرح تعریف کرتے ہیں۔ جسطرح گھوڑا اپنی دُم سے مکھیاں اُڑاتا ہے)

سماجی دوستو ویدمقدس کی فصاحت و بلاغت پر بھی قربان ہونیکو جی چاہتا ہے۔ کیسا لطیف پیرایۂ تشبیہہ اور کس قدر عجیب طرز ادا ہے۔ ویدمقدس نے تو صرف اپنی دُم سے کہکر ادبا سنسکرت کے مخصوص طرز بیان (دُم کی گوئی) کا ثبوت دیا تھا۔ مگر بھاشیہ کار (مفسر) نے مکھیاں اُڑانا ہے زیادہ کرکے لطف کو دوبالا کر دیا۔

ویدوں کی تصنیف کے زمانہ میں اگر کوئی اس منتر کی ایسی لطیف توضیح کرتا تو اُسکو ضرور ۶۰۰۰ کنواریاں اور ۶ اسپ گاے اور ۲ اسپ بیل جتی گاڑیاں راجہ کرن کے ہاں سے انعام ملجاتا۔ ملاحظہ ہو رگوید منڈل ۸ سوکت ۱۹ منتر ۳۶ و ۳۷۔

अदान्मे पौरुकुत्स्यः पञ्चाशतं त्रसदस्युर्वधूनाम्। मंहिष्ठो अर्यः सत्पतिः ॥३६॥ उत मे प्रयियोर्वयियोः सुवास्त्वा अधि तुग्वनि। तिसृणां सप्ततीनां श्यावः प्रणेता भुवद्वसुर्दियानां पतिः ॥३७॥

(ترجمہ) نہایت سخی مہربان اور بہادروں کے مالک پرکش کے فرزند ترسدیو نے مجھے پچاس دوشیزہ کنواریوں کا دان دیا ہے نیز جاہ و جلال والے سیاو نے سوستو کے مقام پر ایک مضبوط گھوڑا اور ۲۱۰ مویشیوں کا گلہ نیہہ نے بانک دیا ہے۔ رگوید منڈل ۸ سوکت ۴ منتر ۲۰ کنونے پری میدہ سمیت صبح کی قصیدہ خوانی کے صلے میں بے عیب مویشیوں کے ۶۰۰۰ گلے حاصل کئے (منتر ۲۱) مجھے اس عطیہ کی بخشش پر درخت تک پکار اُٹھے ان مشیوں کو دیکھو انہوں نے نہایت عمدہ گائیں اور گھوڑے حاصل کئے ہیں۔ جب معمولی معمولی گیتوں کے صلے میں ایسا گرانبہا انعام ملجاتا تھا۔ تو اس منتر کے صلہ میں تو انعام مذکورۃ الصدر سے کم نہ ملنا چاہئے۔ اب اس منتر کی زمین پر جو کسی قدر سنگلاخ ہے سوامی جی کی گلکاری ملاحظہ ہو۔ (رگوید بھاشیہ صفحہ ۴۴۴)

"ہم لوگ نمسکا ستی اور اُن آدمی پدارتھوں کے ساتھ اتم گیش والے دیگوان گھوڑے کے سمان راجیہ کے پالن اگنی ہو تر سے لیکر شلپ پر ینت یجیوں ہیں پرکاش یکت آپ وددان کو ستتی کرنے کو پرورت ہوئے بھجئے سیوا کرتے ہیں۔

(اُردو ترجمہ) ہم لوگ (تعظیم تعریف اور اناج وغیرہ کے ساتھ) (اعلےٰ ایال والے تیز رو) گھوڑے کی مانند (سلطنت کے بڑھانے والے ہوں (سوختنی بھٹی) سے لیکر کلوں وغیرہ روشن کرنیوالے آپ (عالم کی) تعریف (میں مصروف ہوکر خدمت) کرتے ہیں۔"

جن الفاظ کو خطوط وحدانی میں کر دیا گیا ہے۔ یہ سوامی جی کا بنایا گل بوٹہ ہے۔ جن کے لئے وید منتر میں زمین نہیں۔ اس قدر کھینچ تان کے باوجود یہ معلوم نہ ہوا کہ گھوڑے کی تیز روی سے تعریف کرتے ہیں کس قسم کی تشبیہہ ہے اس سے تو ہزار درجے بہتر سائن بھاشیہ ہی رہا۔ جس نے مطلب تو صاف کر دیا۔ کہ ہم تیری اس طرح تعریف کرتے ہیں۔ جسطرح گھوڑا اپنی دُم سے مکھیاں اُڑاتا ہے۔ ۔۔

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھیے گا ذرا دیکھ بھال کر

مذہبی دنیا میں ایک مفید اور بیش قیمت اضافہ

(۱) سعادت مریمیہ یہ ایک کتاب ہے۔ جس میں خاکسار نے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی ماں اور باپ دونوں سے پیدا ہوئے تھے۔ قیمت عہ و ہر۔ دو مختلف کاغذوں پر ۰

(۲) یوسف نامہ یہ مذکورہ بالا کتاب کا تتمہ ہے۔ اس میں ولادت مسیح کے متعلق بعض دلائل کے علاوہ اصلی اور صحیح عقیدے کے چند فوائد بھی بیان کئے گئے۔ قابل دید کتاب ہے۔

قیمت ۴ر

المشتہر

خاکسار محمد سعید ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ غازی خان